کم ہی دیکھنے میں آیا ہے ساحر لدھیانوی نے قحط بنگال پر ایک نظم لکھی تھی اس میں ایک بند کا دوسرا شعر نہیں ہو رہا تھا۔ شاہ جی نے نظم پڑھی۔ تعریف کی اور ساحر سے کہا

اس کا صلہ چند آنسو ہیں یہ لو اور یہ دوسرا شعر تمہاری نذر ہے
ساحر کا شعر ہے۔

ملیں اسی لئے ریشم کے ڈھیر بنتی ہیں
کہ دختران وطن تار تار کو ترسیں،

شاہ جی نے ایزاد کیا۔

چمن کو اس لئے مالی نے خون سے سینچا تھا۔
کہ اس کی اپنی نگاہیں، بہار کو ترسیں

سکونت شاہ جی تقسیم ہند سے قبل امرتسر میں قیام پذیر تھے آپ کی ملکیت دو سکونتی مکان تھے ایک میں خود رہتے تھے۔ دوسرا کرایہ پر اٹھایا ہوا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد ترک وطن کرکے آپ پہلے خانگڑھ میں اپنے مرید اور شاگرد رشید جناب نواب زادہ نصراللہ خاں کے یہاں قیام فرمایا پھر ملتان میں کوٹلہ تغلق شاہ میں کرایہ کے مکان میں مستقل سکونت اختیار فرمائی شاہ صاحب اسقدر غیرت مند انسان تھے کہ امرتسر کی متروکہ جائیداد کا پاکستان میں کبھی معاوضہ طلب نہیں فرمایا۔

اولاد شاہ صاحب نے چار لڑکے اور ایک صاحبزادی اپنی یادگار چھوڑے آپ کے فرزند اکبر سید حافظ قاری مولوی ابوذر ابومعاویہ بخاری ہیں جو شاہ جی کی شبیہ ہیں۔ شکل وصورت میں بہت بڑے عالم بہترین خطیب اچھے تاریخ دان اچھے شاعر بھی اور ادیب بھی۔ دوسرے سید حافظ قاری مولوی عطاءالمحسن بخاری ہیں آپ بھی عالم اور اچھے خطیب ہیں تیسرے سید حافظ عطاءالمؤمن چوتھے قاری سید عطاءالمہیمن ہیں۔ جن کو شاہ جی پیار سے پیر جی کہا کرتے تھے۔

علالت ۱۹۵۳ء میں شاہ جی سکھر جیل میں ایام اسیری کاٹ رہے

تھے۔ کہ ذیابیطس کا عارضہ آپ کو لاحق ہوگیا۔ رہا ہوتے تو کچھ عرصہ بعد فالج کا حملہ ہوا۔ پھر ہر چند اطباء نے ہاتھ پاؤں مارے لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۱۹۶۱ء کے موسم بہار میں بیماری شدت اختیار کرگئی۔ چنانچہ کافی عرصہ نشتر ہسپتال ملتان اور پھر لاہور میں زیر علاج رہے لیکن پیمانۂ عمر لبریز ہوچکا تھا۔

وفات آخر بروز دوشنبہ ۹ ربیع الاوّل ۱۳۸۱ھ ۲۱۔اگست ۱۹۶۱ء کو چھ بجے شام عصر حاضر کا عدیم المثال خطیب عالم بقا کو سدھارا انا للہ و انا الیہ راجعون ملتان کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ کبھی نہیں اٹھا اور نہ ہی اٹھے گا۔

مرقد باغ لانگے خاں کے قریب جلال باقری کے مشہور قبرستان میں سادات بخارا کا یہ فرزند اور موجودہ صدی کا عظیم درویش ابدی نیند سو رہا ہے۔

تاریخ وفات احسان دانش مرحوم نے مندرجہ ذیل تاریخ وفات کہی ہے۔

بزم جہاں میں سب ہیں لیکن نہیں بخاری
عالم کو کر گیا ہے اندوہگیں بخاری
پیدا نہ ہو گا کوئی ایسا خطیب دانش
ایوانِ خُلد میں ہے محفل نشین بخاری
۱۳۸۱ھ

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لئے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں ــــــ!